# ویلینٹائن نائٹ

محمد شعیب

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

www.paksociety.com

# ویلنٹائن نائٹ

محمد شعیب۔فیصل آباد

**چاروں دوست آگے ہی بڑھتے جارہے تھے کہ اچانک ان کے قدم رک گئے سامنے جب بغور دیکھا تو بے شمار زہریلے اور خوفناک سانپ ان کی طرف بڑھ رہے تھے ان سب کی سانسیں اتھل پتھل ہوگئیں اور پھر......**

احکام خداوندی سے انحراف لوگ اکثر اذیت کا شکار ہوتے ہیں، کہانی پڑھ کر دیکھیں

''آہ۔۔'' جیسے ہی اس نے پلٹ کر دیکھا تو اس کی بری طرح چیخ نکلی۔ سامنے ایک ادھ جلی جانور نما لاش کھڑی تھی۔ دونوں کے درمیان اب بمشکل دو فٹ کا فاصلہ تھا۔ اگر وہ جانور نما لاش اپنا ہاتھ بڑھاتی تو اس کو دبوچ لیتی اور وہ ایسا ہی کرنے جارہی تھی۔

''حنا۔۔۔!! تک تک کیا کر رہی ہو۔۔ بھاگو۔۔'' شاہد جو حنا سے دس قدم کے فاصلے پر درخت کی اوٹ میں کھڑا تھا۔ حنا کو چیختے ہوئے اپنے پاس بلا رہا تھا۔ شاہد کا سانس بھی بری طرح پھولا ہوا تھا مگر حنا ٹس سے مس نہیں ہوئی۔ وحشت کے سبب جیسے اس کی سوجھ بوجھ کی صلاحیت مفلوج ہوکر رہ گئی۔ اس کے قدم بری طرح زمین میں گڑ چکے تھے۔ وہ چاہ کر بھی ہل نہیں پارہی تھی۔

'' پاگل ہوگئی ہو کیا۔۔۔ بھاگو یہاں



WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

سے۔۔۔'' شاہد ایک بار پھر چیخا مگر آواز اس کی سماعت تک نہ پہنچ سکی۔ اب وہ جانور نما ادھ جلی لاش اپنا ہاتھ حنا کے شانوں تک بڑھا رہی تھی۔ یہ دیکھ کر شاہد کی باقی رہی سہی جان بھی نکل گئی۔ اس نے آؤ دیکھا نہ تاؤ۔۔۔ آگے بڑھا اور حنا کے ہاتھ کو اپنی طرف کھینچا۔ وہ لڑھکتی ہوئی اس کے شانوں پر جا گری۔ جانور نما ادھ جلی لاش کا ایک ہاتھ اس کے شانوں کو چھوتا ہوا چلا گیا۔

''پاگل ہو گیا۔۔۔ چلو یہاں سے۔۔'' اس نے کہا اور اس کا ہاتھ تھام کر اس جگہ سے دور جانے میں افادیت جانی مگر اس جانور نما ادھ جلی لاش نے ان کا پیچھا نہ چھوڑا۔ وہ دونوں بھاگتے رہے۔ اس عجیب و غریب جگہ سے نکلنے کا راستہ ڈھونڈتے رہے۔ وہ عجیب و غریب جگہ جو کچھ دیر پہلے تک ایک حسین و جمیل گلشن تھا۔ ہر طرف گلاب کی پنکھڑیاں بکھری ہوئی تھیں۔ بھینی بھینی خوشبو فضا پر ایک سحر مرتب کر رہی تھی مگر ہمیشہ کی طرح یہ منظر بھی آنکھوں کا دھوکہ ثابت ہوا۔ دیکھتے ہی دیکھتے مہکتا گلشن بدبودار کسی پرانے قبرستان کے کھنڈروں میں تبدیل ہو گیا۔ قبریں پھاڑ کر مردے باہر نکلنے لگے۔ آسمان کی سیاہی کو ظاہری سیاہی نے آگھیرا۔ راہداری جو اس گلشن کے اندر تک آتی تھی۔ خون کی ندی میں تبدیل ہو گئی۔ اندر آنے والے تمام راستے آنکھوں کے سامنے سے ایسے غائب ہوئے جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ شاہد اور حنا یہاں اکیلے نہیں تھے۔ ان کے ساتھ ان کے دوست مہک اور ابرار بھی تھے۔ اس وحشت زدہ منظر کے ظہور کے بعد وہ دونوں کہیں غائب ہو گئے تھے۔ اس قبرستان نے ان دونوں کے درمیان ایک مبہم دیوار بنا دی تھی۔

☆......☆......☆

''ابرار۔۔۔!! کہاں ہو تم۔۔۔'' مہک چلا رہی تھی مگر اس کی آواز خود اس کی سماعت کے علاوہ کہیں بھی پہنچنے سے قاصر تھی۔ جس کرسی پر بیٹھی وہ آج کی رات کو انجوائے کر رہی تھی اگلے ہی لمحے وہی کرسی ایک گہری کھائی میں تبدیل ہو گئی اور وہ اندر دھنستی ہی چلی گئی۔ چاروں سو غضب ناک اندھیرا تھا۔ جو اس پر ایک قہر ڈھا رہا تھا۔ اس اندھیرے میں بھی کئی چمکتی آنکھوں کو اپنی طرف بڑھتی دیکھ سکتی تھی۔

''ابرار۔۔۔ شاہد۔۔۔ حنا۔۔۔'' اس کی گلا پھاڑ چیخ دل دہلا دینے والی تھی۔ سانپ جیسے جسم رکھنے والے گدھے نما سر والے جانور اس کی طرف بڑھ رہے تھے۔ اس نے پیچھے پلٹنا چاہا مگر وہ پیچھے سے بھی اس کو اپنے حصار میں لے چکے تھے۔ فرار کے تمام راستے معدوم ہو چکے تھے۔

''ابرار۔۔۔ کہاں ہو تم۔۔؟؟'' اس نے آہیں بھرتے ہوئے پھیکی سی آواز میں کہا۔ آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب رواں تھا۔ موت اس کے سر پر پہنچ چکی تھی۔ وہ چلا چلا کر زندگی کو پکار رہی تھی مگر حقیقت تو جیسے کوسوں دور تھی۔

''مہک۔۔۔'' وحشت کے سمندر میں غوطہ زن یہ آواز اس کو ایک مسافت سے سنائی دی۔ اسے ایسا محسوس ہوا کوئی آسمان سے اس کا نام پکار رہا ہو۔ اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو واقعی آسمان سے اس کا نام پکارا گیا تھا۔ تاحد نگاہ کھائی کی دیوار تھی مگر کھائی کی چوٹی پر وہ ابرار کا جھکا ہوا چہرہ مبہم سا دیکھ سکتی تھی۔

''ابرار۔۔۔!!'' اس نے آس کے ساتھ اس کا نام پکارا تو وہ گدھے نما سر رکھنے والے سانپوں نے اس کی گردن کو دبوچ ڈالا۔ ان کے ہاتھ کسی ڈھانچے کی طرح نوکیلے تھے۔ اس کی چیخ نکل گئی۔ آنکھوں سے آنسوؤں کے موتی برابر بہتے رہے۔

''مہک۔۔۔!!'' وہ بے بسی کے ساتھ بس اس منظر کو دیکھتا رہا۔ وہ اس کو بچانا چاہتا تھا مگر رہائی کی کوئی سبیل اسے دکھائی نہ دی۔ کھائی اتنی گہری تھی کہ اگر وہ کودتا تو نیچے پہنچنے سے پہلے ہی مر جاتا اور اگر بچ بھی جاتا تو ان عفریتوں کے ہاتھوں بے موت مارا جاتا کیونکہ نیچے بھی رہائی کا کوئی راستہ نہ تھا۔ اس نے اپنی آنکھوں کے سامنے مہک کو لقمہ اجل بنتے دیکھا۔ مہک کا جسم جیسے ہی ڈھیلا پڑا تو ان عفریتوں نے مہک کو اپنی گرفت سے



WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

آزاد کر دیا۔ مہک کے جسم سے روح نکل جانے کے بعد جسم زمین پر گرتا چلا گیا۔ یہ دیکھتے ہی جیسے ابرار بھی اپنی جگہ پر مورت بن گیا۔ جس کے ساتھ زندگی گزارنے کے سپنے دیکھے تھے۔ اس کو اپنی آنکھوں کے سامنے لقمہ اجل بنتے دیکھ کر بھلا کوئی عاشق کیسے اپنے حواس میں رہ سکتا تھا۔ آنکھوں سے ایک موتی نکلا اور سیدھا کھائی میں جا گرا۔ بدقسمتی سے یہ موتی اس عفریت کی کھوپڑی پر جا گرا۔ جو دیکھتے ہی دیکھتے خون میں تبدیل ہو گیا۔ اس عفریت نے سر اٹھا کر اوپر کی طرف دیکھا تو وہ مارے وحشت کے پیچھے اچھل پڑا۔ اس کی آنکھیں لاوا اگل رہی تھیں۔ ناک کے نتھنوں کے سوراخ سے سانسوں کی بجائے دھویں کے بادل نکل رہے تھے۔ وہ لڑھکتا ہوا پیچھے ہٹا اور اس جگہ سے نکلنے کا راستہ ڈھونڈنے لگا۔

☆......☆......☆

ایک زبردست زلزلہ آیا اور شاہد کے ہاتھوں سے حنا کا ہاتھ چھوٹ گیا۔ زمین میں ایسی دراڑ پڑی کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے دور ہوتے چلے گئے۔

"شاہد۔۔۔۔!!" حنا چلائی مگر جلد ہی وہ شاہد کی آنکھوں سے اوجھل ہو گئی۔ ایک گہری کھائی دونوں کے درمیان آ موجود ہوئی۔ وہ بچوں کی طرح بلک بلک کر شاہد کا نام پکارنے لگی مگر شاید اس کی آواز اس تک پہنچنے سے بھی قاصر تھی تبھی کوئی ردعمل ظاہر نہ ہوا۔ ابھی وہ آگے کی طرف دیکھتے ہوئے شاہد کو پکار رہی تھی کہ کسی نے اس کے شانوں کو پیچھے سے چھوا۔ وحشت کے سبب وہ دفعتاً پلٹی مگر وہاں سوائے ہوا کے کوئی نہ تھا۔ اس کے جسم سے جیسے جان ہی نکل گئی۔ تبھی دوبارہ پیچھے سے اس کے شانوں کو چھوا گیا وہ دوبارہ پلٹی۔ اس بار بھی وہاں کوئی نہ تھا۔ یہ بلی چوہے کا کھیل جاری رہا۔ کم و بیش بیس کئی بار اس کو کسی وجود کے ہونے کا احساس ہوا مگر جب پلٹ کر دیکھتی تو وہاں سوائے ہوا اور اندھیرے کے کسی کو نہ پاتی۔ خوف و وحشت کے سبب اس کے جسم سے جان نکلنے والی تھی۔ پورا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔ رو رو کر آواز بھی بیٹھ چکی تھی۔

"شاہد۔۔۔۔ خدا کے لیے مجھے بچالو۔۔" اس نے دبے لفظوں میں کہا تھا مگر سماعت شکن آواز شاہد کے کانوں سے ٹکرائی۔ اس کا کلیجہ حلق کو آن پہنچا۔ یہ آواز اس کے جسم کی کرچیاں کرنے پر تلی ہوئی تھی۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں پر رکھ دیا مگر یہ آواز کم نہ ہوئی۔ مسلسل اس کی سماعت کو چیرتی رہی۔ اس نے بھاگنا چاہا مگر قدم تو جیسے زمین میں ہی دھنس چکے تھے۔ اسے اپنی موت یقینی نظر آ رہی تھی۔ وہ آہستہ آہستہ زمین بوس ہوتا گیا۔ گھٹنے بھی زمین کے اندر تقریباً دھنس چکے تھے تب ایک لمس کو اپنے شانوں پر محسوس کیا۔ رہی سہی جان بھی نکل گئی

"شاہد۔۔۔" یہ ابرار کی آواز تھی۔ وہ دفعتاً پلٹا۔ سماعت شکن آوازیں بھی اگلے لمحے بند ہو گئیں۔ اس کے پاؤں بھی زمین سے نکل آئے۔ وہ فوراً اٹھا اور ابرار کے گلے جا لگا۔

"خدا کا شکر ہے ابرار۔۔ تم مل گئے۔۔" اس کی آواز بھی بیٹھی ہوئی۔

"یہ جگہ بہت بھاری ہے۔ ہمیں جلد سے جلد نکلنا چاہئے یہاں سے۔۔۔ حنا کہاں ہے؟" اس نے آگے بڑھنے سے پہلے پلٹ کر دیکھا تو حنا کو آنکھوں سے اوجھل پایا۔

"وہ۔۔ وہ۔۔ پتا نہیں کہاں چلی گئی۔۔۔۔" اس کی ہچکی بندھ گئی۔ سارا قصہ اس نے ابرار کو بتایا تو اس کی بھی ہمت ٹوٹتی دکھائی دی۔ مہک کے ساتھ پیش آئے واقعہ سے بھی اس نے شاہد کو آگاہ کیا تو جیسے دونوں کو ایک انجانے سے خوف نے آگھیرا۔

"اب ہمیں چلنا چاہئے یہاں سے۔۔۔" دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے قبرستان سے نکلنے کا راستہ ڈھونڈنے لگے مگر سب بے سود رہا۔ وہ ایک ہی راستے کے بیسیوں بار چکر کاٹ چکے تھے۔ چل چل کر ان کے قدم جواب دے چکے تھے۔ آسمان سے مسلسل اترتا دھواں اب ان کی آنکھوں میں چبھ رہا تھا۔



WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

# یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

## پاک سوسائٹی خاص کیوں ہیں:-

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف
- ایک کلک سے ڈاؤنلوڈ
- کتاب کی مُختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
- ایڈ فری لنکس
- ڈاؤنلوڈ اور آن لائن ریڈنگ ایک پیج پر
- ناولز اور عمران سیریز کی مُکمل رینج

## Click on http://paksociety.com to Visit Us

پاک سوسائٹی کو فیس بُک پر جوائن کریں http://fb.com/paksociety

پاک سوسائٹی کو ٹوئٹر پر جوائن کریں http://twitter.com/paksociety1

پاک سوسائٹی کو گُوگل پلس پر جوائن کریں https://plus.google.com/112999726194960503629

ہمیں وزٹ کرنے کے لئے ہمارا ویب ایڈریس براوزر میں لکھیں یا گُوگل میں پاک سوسائٹی تلاش کریں۔

اپنے دوست احباب اور فیملی کو ہماری ویب سائیٹ کا بتا کر پاکستان کی آن لائن لائبریری کا ممبر بنائیں۔

اِس خوبصورت ویب سائٹ کو چلانے کے لئے ہر ماہ کثیر سرمایہ درکار ہوتا ہے، اگر آپ مالی مدد کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے فیس بک پر رابطہ کریں۔۔۔

ہمیں فیس بک پر لائک کریں اور ہر کتاب اپنی وال پر دیکھنے کے لئے امیج پر دی گئی ہدایات پر عمل کریں:-

http://paksociety.com

آنکھوں سے پانی مسلسل بہنے لگا۔ ہر شے مبہم دکھائی دینے لگی۔ اگر وہ جلد ہی اس جگہ سے نہ نکلتے تو قریب تھا کہ ان کی آنکھوں کی بینائی چھین لی جاتی اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ان راہوں کی خاک چھانتے رہتے۔

''یار ابرار۔۔۔ یہ راستہ کہاں ہے؟'' شاہد نے جھکتے ہوئے پوچھا۔ اس کا سانس بری طرح اکھڑا ہوا تھا۔ اس سے پہلے کہ ابرار جواب دیتا پیچھے سے ایک آواز نے انہیں پلٹنے پر مجبور کردیا۔

''راستہ یہاں ہے۔۔۔'' وہاں گدھے کے سر والا سانپ نما جسم رکھنے والا درندہ اپنا منہ کھولتا جارہا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ اپنا منہ اتنا کھول چکا تھا کہ اگر وہ اس منظر کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھتے تو لازمی اس کو ایک غار تصور کرتے۔ وہ دونوں بیک وقت پیچھے کو اچھلے۔ بدبو کے بھبھوکے مسلسل اس کے منہ سے باہر نکل رہے تھے۔ اس منظر کو دیکھتے ہی شاہد کو زبردست قے آئی۔ ابرار نے حوصلہ دینے کے لئے شاہد کی طرف بڑھنا چاہا مگر اس کی سانسیں تو جیسے حلق میں ہی اٹک کر رہ گئیں۔ قے میں خون کے ساتھ ساتھ جلی ہوئی آنکھیں بھی شامل تھیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہاں جلی ہوئی آنکھوں کا ڈھیر لگ گیا۔ ابرار کے ساتھ ساتھ شاہد بھی حواس باختہ تھا۔ ابرار کے قدم پیچھے ہٹتے گئے جبکہ شاہد اپنے آپ کو سنبھالنے کی ناکام کوشش کررہا تھا۔ اتنے میں وہ درندہ بھی اپنا منہ بند کرکے آگے بڑھنے لگا۔ اس کا منہ ہوتے ہی شاہد کی قے بھی رک گئی۔ وہ ایک بار پھر اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے ابرار کے ساتھ ہولیا مگر قے کی بو اب بھی مسلسل شاہد کے جسم سے آرہی تھی لیکن یہ وقت ان چیزوں کے بارے میں سوچنے کا نہیں تھا۔ انہیں جلد سے جلد وہاں سے نکلنا تھا۔ وہ درندہ مسلسل ان کا پیچھا کر رہا تھا۔ تبھی انہیں سامنے ایک درختوں کا جھنڈ نظر آیا۔

''ادھر آجاؤ۔۔۔'' اس جھنڈ کے پیچھے سے ایک آواز آئی۔ دونوں کے قدم ایک لمحے کو رک گئے۔ موت نے انہیں دونوں اطراف سے گھیر لیا۔ پیچھے درندہ اور آگے ایک انجان آواز۔ انہوں نے اس انجان آواز کی طرف بڑھنا مناسب سمجھا اور درختوں کے جھنڈ میں داخل ہوگئے۔ کچھ دیر چلے ہی تھے کہ سامنے ایک بزرگ بیری کے درخت کے نیچے بیٹھے نظر آئے۔ ان کے سامنے آگ جلی ہوئی تھی۔ آس پاس اگربتیوں کی خوشبو پورے ماحول کو معطر کررہی تھی۔ وہ دونوں آگے بڑھے اور ہانپتے ہوئے اپنا پسینہ پونچھا۔ ابرار نے پلٹ کر دیکھا۔

''بے فکر رہو۔۔۔ وہ درندے یہاں نہیں آئیں گے۔۔۔'' اس بزرگ نے کہا اور اپنی آنکھوں کو کھولا تو نورانیت نے دونوں کو حصار میں لے لیا۔

''بابا جی۔۔۔!! ہمیں یہاں سے باہر نکال دیجیے۔۔۔ وہ درندے ہماری جان کے دشمن بنے ہوئے ہیں۔۔۔'' شاہد نے کہا تو اس بزرگ نے اثبات میں گردن ہلادی

''میں جانتا ہوں۔۔۔ اور اس کی وجہ تم خود ہو۔ تم نے خود ان درندوں کو اپنی طرف مائل ہونے پر مجبور کیا۔'' اس بزرگ نے جیسے ان پر ایک نیا انکشاف کیا تھا۔ یہ سنتے ہی دونوں بری طرح چونکے

''ہم خود۔۔۔'' ابرار نے غیر لاشعوری طور پر کہا

''ہاں تم خود۔۔۔ یہ پلید جنات، پلید چیزوں کو پسند کرتے ہیں اور جو انسان پلید چیزوں کو اپنے اوپر ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے تو یہ جنات اس کے پیچھے لگ جاتے ہیں۔۔'' وہ بزرگ اب انہیں سمجھانے کی کوشش کررہے تھے

''پلید۔۔۔ مگر ہم نے تو ایسی کسی پلید شے کو اپنے اوپر ڈھالنے کی کوشش نہیں کی۔۔۔'' اس بار ابرار نے مداخلت کی

''تو یہ دن۔۔۔ یہ دن ٹھیک نہیں۔ کسی نامحرم کے ساتھ اکیلے میں رہنا، اس کے ساتھ راز و نیاز کی باتیں کرنا، اس کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنا، کیا پلید کام نہیں؟ جس کے ساتھ تمہارا کوئی رشتہ نہیں اس کے ساتھ ہنسی مذاق کرنا، اسے اپنی بانہوں میں لے کر اپنی خواہش کو پورا کرنا بھلا کون سا نیک کام ہے؟ یہ سب غیر شرعی اور گناہوں کے کام ہیں۔ غیر مسلموں کے تہوار



WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ہیں جنہوں نے مسلم معاشرے میں اپنی جڑیں گاڑنا شروع کردیا ہے۔ بھلا جس معاشرے میں غیر قوموں کے تہواروں کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے۔ اس کا چرچا کیا جائے اور اپنی روایات کو پسِ پشت ڈال دیا جائے تو پستی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا اور یہاں تو بات دین کی ہے۔ بھلا جس دین میں نامحرم کو دیکھنے سے بھی منع کیا گیا ہو، اُس دین کے ماننے والوں کو ایسی بے حیائی کی اجازت کیونکر دی جاسکتی ہے؟ دیکھو بچو۔۔۔! یہ سب غیر مسلموں کی ایجاد ہیں۔ عشق و معشوقی کی باتیں، ان کا نامحرم سے اظہار، اور پھر خاص دن آنے پر ان کے ساتھ کسی انجان اور تنہائی کی جگہ پر جانا بھلا کہاں کی روایت ہے؟ ایسے کام میں پلید جنات تو شامل ہوسکتے ہیں، نورانیت نہیں۔ اب تم خود ہی اپنے پر غور کرو۔۔۔ جس کے ساتھ تمہارا کوئی رشتہ نہیں تھا اس کے قریب آنے سے کتنی مشکلیں تمہاری راہ میں آگئیں۔۔۔ تمہارا وجود ناپاک ہوگیا۔ وہ خواہشیں جو اگر جائز طریقے سے پوری کی جاتیں تو کوئی حرج نہیں تھا اگر ناپاک بھی ہوجاتے تو ایک حصار قائم رہتا ہے مگر تم نے وہی خواہشیں ناجائز راستے سے پوری کرنے کی کوشش کیں تو پہلا قدم ہی گناہوں کا انبار لے کر نازل ہوا اور پھر ہر اٹھتا قدم تمہارے گناہوں کے رجسٹر کو بھرتا ہی چلا گیا۔ پھر ایسے میں پلید جنات تمہارا پیچھا نہیں کریں گے تو اور کون کرے گا؟؟؟؟؟؟" اس بزرگ نے ایک لمحے کے لئے توقف کیا تو دونوں کے سر ندامت سے نیچے جھک گئے۔

"دیکھو بچو! نیکی ہو یا گناہ۔۔۔ ہر شے کا مزہ ہے۔ جو نیکی کی راہ پر چل نکلتا ہے اسے اس راستے پر چلنے میں مزہ آتا ہے۔ جو ابدی ہے اور جو گناہ کو اپنا کر عارضی مزہ حاصل کرنا چاہتا ہے تو ناپاکی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اب تم خود ہی اپنے وجود پر غور کرو۔۔۔ تمہارا جسم ناپاک، تمہارا وجود ناپاک۔۔۔ نہ تم نماز پڑھ سکتے ہو اور نہ ہی قرآن کو چھو سکتے ہو۔ صرف ایک سوچ نے تمہارے جسم کو ناپاک کردیا۔" ناپاکی کا لفظ سن کر دونوں کی آنکھیں کھل

## چھوٹے چھوٹے لمحات

زندگی ایک انمول نعمت ہے، اسے بھرپور طریقے سے گزاریئے، خوشی کے قیمتی لمحات کو اپنے نام کیجئے۔ کسی معصوم بچے کو پیار کرنا، اپنے قریبی دوست کے ساتھ کسی شام سیر کرنا، آدھی رات تک پڑھنا، گرم کافی یا چائے کے گھونٹ لینا اور بارش کا نظارہ کرنا اپنی عادت بنا لیجئے۔

کسی تفریحی مقام پر ایک اچھا دن گزارنا، والدین سے محبت وصول کرنا، بہن بھائیوں کا مان رکھنا، کسی خوشگوار صبح ناشتہ اپنے ہاتھوں سے بنانا، کسی رات چند گھنٹے اپنے عزیزوں کے ساتھ گزارنا، ڈوبتے سورج کا نظارہ کرنا، چاند کی خوب صورت چاندنی میں خاموش ہو کر کسی پیاری سی صورت کا دیدار کرنا، اپنی زندگی کے بہترین دوست کو پیار بھری مسکراہٹ دینا، زندگی کے ان چھوٹے چھوٹے لمحات کا لطف اٹھایئے۔ خوش رہیے اور خوشیاں بانٹیے۔

(الیس امتیاز احمد۔ کراچی)



WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

گئیں۔ وہ بغور اس بزرگ کو دیکھنے لگے

"اتنا سوچنے کی بات نہیں ہے۔۔۔ نجس کی ایک بو ہے، جسے بس محسوس کرنے کی ضرورت ہے۔ جب جب تم پر غسل فرض ہوتا ہے تمہارے جسم سے ایک عجیب سی بو نکلتی ہے، جو تم سے پاکی کا مطالبہ کرتی ہے۔ بس اسے محسوس کرو۔۔ اور اپنے آپ کو ہمیشہ پاک رکھو۔۔۔" دونوں کی آنکھوں سے اب ندامت کے آنسو بہنے لگے۔ وہ اب شرمسار گردن جھکائے ہوئے تھے

"ہمیں معاف کردیں۔۔۔ ہم پھر کبھی اس راستے پر نہیں چلیں گے۔۔۔ خدا کے لئے ہمیں معاف کردیں۔۔" وہ اب ہاتھ جوڑ کر معافی مانگ رہے تھے۔

"معافی مجھ سے نہیں اُس خدا سے مانگو، جس کے احکام کی تم نے حکم عدولی کی۔ اس کے آگے سر بسجود ہو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگو۔۔" بزرگ نے انہیں روشنی کا راستہ دکھایا تو ان کا دل بھر آیا۔ ایک گہری سانس لیتے ہوئے ابرار نے آسمان کی طرف دیکھا تو دھواں چھٹتا چلا گیا۔

"ہم اس منحوس جگہ سے کیسے نکلیں؟" شاہد نے پوچھا

"یہاں سے نکلنے کے لئے تمہیں مسلسل ایک ورد کرنا ہوگا۔ دائیں جانب سو قدموں کے فاصلے پر دو بیری کے درخت ہیں۔ ان بیری کے درختوں کے درمیان سے اگر تم یہ ورد کرتے کرتے نکل گئے تو اس جگہ سے نکل جاؤ گے ورنہ۔۔۔۔" اس بار وہ خاموش ہوگئے۔ جس کا مطلب وہ سمجھ چکے تھے۔

"ہمیں وہ ورد بتا دیجیے۔۔۔" ابرار نے کہا

"نہیں۔۔ ایسے نہیں۔۔۔ پہلے تمہیں وضو کرنا ہوگا۔۔ اپنے وجود کو پاک کرنا ہوگا۔ کوئی بھی ورد کرنے سے پہلے انسان کو اپنے آپ کو پاک کرنا ضروری ہوتا ہے"

"لیکن یہاں پانی کہیں نہیں ہے۔۔۔"

"پاکی صرف پانی سے ہی نہیں ملتی۔۔۔ تم مٹی سے تیمم کرلو۔۔ پاکی حاصل کرلو گے۔۔" دونوں نے مٹی سے تیمم کیا اور پھر بزرگ نے انہیں ورد بتایا۔ دونوں اب بتائے گئے راستے پر چل پڑے۔ ابھی وہ پچاس قدم ہی چلے تھے کہ مختلف آوازوں نے ان کا پیچھا کرنا شروع کردیا۔

"چاہے کچھ بھی ہو جائے یہ ورد نہیں چھوڑنا۔۔ جیسے ہی تمہارے لبوں سے یہ ورد رُکا۔۔۔ تمہارا وضو ٹوٹنے میں دیر نہیں لگے گی اور تم پہلے کی طرح ناپاک ہو جاؤ گے اور موت تمہیں آدبوچے گی۔" یہ بات ان کے ذہن میں گردش کررہی تھی۔ تبھی وہ مسلسل چلتے ہی جا رہے تھے۔ ان ساعت شکن آوازوں کو برداشت کرتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔ اسی قدم چلنے کے بعد ان کے قدم خود بخود رک گئے۔ سامنے سانپوں کا ایک جھنڈ تھا۔ ان کی اوپر کی سانسیں اوپر اور نیچے کی نیچے رہ گئیں۔ وہ سانپ ان کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ابرار کے قدم لڑکھڑائے مگر شاہد نے ابرار کا ہاتھ تھاما اور ہمت باندھی۔ ورد ذرا اونچی آواز سے شروع کردیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے سارے سانپ دھواں بن کر غائب ہوگئے۔

وہ ابھی پانچ قدم مزید چلے تھے کہ بیری کے دو درخت نظر آئے۔ دونوں کے چہروں پر طمانیت کے تاثرات نے جنم لیا مگر یہ طمانیت لمحے بھر کی محسوس ہوئی۔ دفعتہً ان کے سامنے حنا کی لاش آگری۔ اس کا پورا جسم نیلا پڑ چکا تھا۔ سانپوں کے ڈسنے کے نشانات اس کے ہاتھوں اور پیشانی پر واضح تھے۔ یہ دیکھ کر شاہد کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ لمحہ بھر کے لئے اس کے لب رکے تبھی اس کا وضو ٹوٹنے میں دیر نہ لگی اور ایک نجس کا بھبھوکہ فضا میں ابھرا اور دیکھتے ہی دیکھتے حنا کی لاش نے سانپ بن کر شاہد کو ایسا ڈسا کہ وہ وہیں ڈھیر ہوگیا۔ بھاگتا ہوا ابرار ان بیری کے درختوں کے درمیان سے نکل گیا۔ سارا منظر آنکھوں سے غائب ہوگیا۔ چاروں دوستوں میں صرف یہ زندہ اس قبرستان سے نکلا تھا۔ آنکھوں میں ایک نمی نے تیرنا شروع کردیا۔ حنا، مہک اور شاہد کی مبہم سی تصویر اس کے دماغ میں اپنا عکس بنانے لگی تو اس کی نگاہیں ندامت سے جھک گئیں اور آئندہ کے لئے اس گناہ سے تائب ہوگیا۔



WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY